دلچسپی نہیں تو زیادہ بہتر ہے کہ تعلیم کا کام جاری نہ رکھے۔ اساتذہ میں اکثر گہری دلچسپی کی کمی کیوں ہوتی ہے؟ دل شکنی اور مایوسی کا آخر کیا سبب ہے؟ ایسے اسباب لاحق ہو جانے سے جن سے ہمیں مجبوراً کوئی کام کرنا پڑے اتنی دل شکنی نہیں ہوتی جتنی اس سے ہوتی ہے کہ یہ سمجھ میں نہ آئے کہ ہم در اصل کیا کرنا چاہتے ہیں؟ ایسی الجھن میں پڑ کر ہم اِدھر اُدھر ٹھوکریں کھاتے رہتے ہیں۔ اور بالآخر ایسے کام میں لگ جاتے ہیں جو مطلق مرغوب نہ ہو۔

تعلیم ہمارا پسندیدہ مشغلہ ہوتے ہوئے بھی ممکن ہے بعض اوقات عارضی طور پر ناکامی کا احساس اس لیے پیدا ہو جائے کہ موجودہ تعلیمی انتشار سے بچنے کا ہمیں ابھی تک کوئی راستہ نظر نہ آئے، لیکن جیسے ہی صحیح قسم کی تعلیم کا مفہوم بخوبی سمجھ میں آجائے گا ہم میں پھر ضروری قوتِ عمل اور جوش پیدا ہو جائے گا۔ اس کے لیے قوتِ ارادی یا عزم کی ضرورت نہیں بلکہ غور و فہم کی ضرورت ہے۔ اگر تعلیم کسی کا پسندیدہ مشغلہ ہے اور وہ صحیح تعلیم کی ضرورت پوری طور سے محسوس کرتا ہے تو ایسے شخص کا اچھا معلم ہو جانا لازمی ہے۔ کسی مخصوص طریقہ پر عمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ محض اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا ہے کہ اگر ہم آزادی اور تکمیل شخصیت حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو صحیح قسم کی تعلیم ہونا لازمی ہے۔ یہ سمجھ کر ہم میں ایک بنیادی تبدیلی پیدا ہو جائے گی۔ اس حقیقت سے آگاہ ہو جانے پر کہ انسان کی سلامتی اور مسرت صحیح تعلیم ہی سے ممکن ہے، ہم قدرتی طور پر

خود بخود تعلیم کے لیے اپنی زندگی وقف کرنے کو تیار ہو جائیں گے اور تعلیم سے نہایت دلچسپی پیدا ہو جائے گی۔

تعلیم تو اس خیال سے دی جاتی ہے کہ بچے کا باطن مالا مال ہو جائے تاکہ وہ املاک اور دنیاوی اشیاء کی صحیح اقدار معلوم کر سکے۔ جب تک ہمارا باطن مستغنی نہیں ہے اور دنیاوی چیزیں غیر معمولی اہمیت اختیار کر لیتی ہیں جس کا انجام مختلف قسم کی تباہی اور مصیبت ہوتا ہے۔ تعلیم اس غرض سے دی جاتی ہے کہ طالب علم میں یہ صلاحیت پیدا ہو جائے کہ وہ اپنے لیے صحیح اور مرغوب مشغلۂ زندگی تلاش کر سکے اور ایسے مشاغل سے پرہیز کرے جو انسانوں کے درمیان خصومت اور عداوت پیدا کرتے ہیں۔ نوجوانوں کو خود شناسی حاصل کرنے کے لیے تعلیم دی جاتی ہے کیونکہ اس کے بغیر نہ سلامتی ممکن ہے نہ مستقل مسرت۔ تعلیم خودداری اور حصول عروج کی غرض سے نہیں دی جاتی بلکہ تزکیۂ نفس اور ترک خودی کے لیے۔ صحیح تعلیم کے بغیر وہم و خیال کو حقیقت کا درجہ دے دیا جاتا ہے، نتیجہ یہ کہ ہر شخص میں اندرونی خلش اور کشمکش برابر موجود رہتی ہے اور اسی وجہ سے اس کے تعلقات دوسروں کے ساتھ یعنی سوسائٹی کے ساتھ ہمیشہ کد و کاوش کے رہا کرتے ہیں۔ صحیح تعلیم کی ضرورت اس وجہ سے اور بھی محسوس ہوتی ہے کہ صرف خود شناسی کے ذریعے نہ کہ منظم مذاہب کے فتوؤں اور رسمیات کی پابندی سے قلب کو سکون ہو سکتا ہے۔ تخلیق، حق شناسی یا خدا کا ادراک اسی